سالانہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس تجاویز اور چند حقائق

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

وفاقی وزارت مذہبی اُمور ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے اس روایت کے آغاز سے طریقہ تھا کہ ملک کی اس واحد مذہبی کانفرنس میں ہر صوبہ سے سیرت نگاروں، علماء اور ریسرچ اسکالرز کو مدعو کیا جاتا تھا، یہ سلسلہ پچھلے چند سالوں سے محدود سے محدود تر کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کانفرنس کے انعقاد سے قومی و بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور حکومت پاکستان کا وقار بلند ہوتا رہا ہے۔

یہ کانفرنس اتحاد و یکجہتی کے نقطۂ نظر سے اور علماء و حکومت کے رابطہ کے حوالہ سے انتہائی مفید ثابت ہوئی ہے۔

سیرت کانفرنس مئی ۲۰۰۳ء جسکی صدارت سابق میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب نے کی تھی، شاندار کانفرنس تھی، مہمانوں کی بہترین خدمت کی گئی، بالخصوص نصرت اللہ صاحب سابق سیکریٹری وزارت مذہبی امور کے اس امر کو بے حد سراہا گیا کہ انہوں نے وزارت کے خدمت گار ملازموں کو بھی ایوارڈ سے نوازا اور حوصلہ افزائی کی۔ امید کی جاتی ہے کہ ۲۰۰۶ء میں ۱۲ ربیع الاوّل کی سیرت کانفرنس اس سے بھی بہتر انداز میں منعقد کی جائے گی، تاکہ موجودہ حکومت کو مذہبی حلقوں میں مزید پذیرائی حاصل ہو، اس سلسلہ میں چند تجاویز پیش خدمت ہیں:

- یہ کانفرنس سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے منعقد کی جاتی ہے لہٰذا اس میں فقط ان علماء و ریسرچ اسکالرز کو مدعو کیا جائے جنہوں نے سیرت طیبہ ﷺ پر قابل قدر کام کیا ہو، تاکہ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی ہو۔
- پچھلے چند سالوں سے سیرت کانفرنس مخلوط اجتماع کی شکل میں منعقد کی جارہی ہے، ۲۰۰۲ء کی کانفرنس میں علماء نے الگ الگ اجتماعات منعقد کرنے کا مطالبہ کیا تھا، لہٰذا آئندہ حسب سابق مرد و خواتین کی الگ الگ کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ خواتین

سیرت کانفرنس کی صدارت بیگم مشرف یا بیگم شوکت عزیز کریں۔

❁ علماء و محققین کے ساتھ طلباء و طالبات سے بھی سیرت النبی ﷺ پر مقالات لکھوائے جائیں جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا، تا کہ طلباء و طالبات میں سیرت النبی ﷺ سے آگاہی، رواداری و اتحاد کا شعور بیدار ہو۔

معلوم ہوا ہے موجودہ ڈائریکٹر جنرل وزارت مذہبی امور حبیب الرحمٰن صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی۔

جن افراد کو پچھلے چند سالوں سے سیرت النبی ﷺ کی تصانیف یا مقالات پر ایوارڈ مل چکے ہیں، ایسے افراد کو مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے تا کہ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

اس کے اصل محرک ڈائریکٹر واستاذ ڈاکٹر عبدالرشید کراچی یونیورسٹی تھے۔ یہ تجویز بظاہر بہت خوبصورت ہے لیکن اس کے پس پردہ سازش یہ ہے کہ چند سالوں سے سیرت النبی ﷺ پر شاندار علمی مقالات لکھے جارہے ہیں، ایسے مقالات جو اس سے قبل کبھی نہیں لکھے گئے، (مطبوعہ مقالات کا موازنہ کر کے خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے)، لہٰذا موصوف اور ان کے حواری جو کہ اپنی مقابلہ کی پوزیشن کھو چکے ہیں، اپنے دوبارہ انتخاب کے لئے چور راستہ کی تلاش میں ہیں، ایسے بچگانہ خیالات و تجاویز کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے تھی جیسا کہ میں اس سے قبل وفاقی وزیر کے نام لکھ چکا ہوں لیکن حبیب الرحمٰن صاحب نے ۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۵ء میں بدنیتی کی بنیاد پر یہ شق بڑھوادی تھی کہ جو لوگ پچھلے تین سال میں کسی بھی ایوارڈ کے لیے منتخب ہو چکے ہیں وہ مقابلہ کی کسی بھی کیٹگری میں حصہ نہیں لے سکتے اور ایسا ایک جعلی خط کی بنیاد پر اشتہار میں اضافہ کیا جس پر ملک بھر سے ریسرچ اسکالر نے احتجاج کیا اور موجودہ وفاقی وزیر و سیکریٹری مذہبی اُمور کی مداخت پر ۲۰۰۵ء اور ۲۰۰۶ء کے اشتہار میں خاتمہ ہوا۔

نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی یقیناً ہونی چاہئے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ صوبائی سطح پر حسب سابق تین انعامات مقالات پر دیئے جائیں تیسرا انعام حوصلہ افزائی کا ہو اور جس کی ایک دفعہ حوصلہ افزائی کی جائے تو دوبارہ نہ کی جائے تا کہ حسب سابق صرف غیر معیاری مقالات کا

سلسلہ شروع نہ ہو جائے اور چند نوجوان جو پچھلے چند سالوں سے شاندار مقالات پیش کر رہے ہیں ان کی حوصلہ شکنی بھی نہ ہو۔

- پہلے یہ طریقہ رائج تھا کہ ہر صوبہ سے مرد و خواتین کے (جدا جدا) تین تین کتابوں کے مصنفین و مقالہ نگاروں کو اول، دو، سوم انعام دیئے جاتے تھے، پچھلے چند سالوں سے یہ تعداد نصف کردی گئی ہے لہٰذا ضرورت ہے حسب سابق ترتیب کو پھر سے قائم کیا جائے۔
- مقالات و تصانیف کا جن افراد کو ایک سال ایگزامنر مقرر کیا جائے اس میں سے کسی کو دوسرے سال کے لئے ایگزامنر نہ بنایا جائے۔ (ایک سال کا وقفہ لازماً رکھا جائے)۔
- مقالات و تصانیف کے چار چار ایگزامنر مقرر کئے جائیں، لازماً سب کا تعلق الگ الگ صوبوں سے ہو، دو لازماً سیرت نگار ہوں دو معروف علماء یا صوبائی خطیب ہوں، تاکہ کوئی فرد ان سے رابطہ کر کے رزلٹ پر اثر انداز نہ ہو سکے۔
- سیرت کانفرنس کے اشتہار کے جواب میں موصول شدہ تمام مستند و باحوالہ لکھے گئے مقالات کو شائع کیا جائے، فقط من پسند افراد کے مقالات شائع کرنے کی پالیسی ختم کی جائے۔
- وزارت مذہبی امور جہاں مذہبی فرائض کی بجا آوری میں عوام کی رہنمائی کرتی ہے وہیں نظریاتی رہنمائی بھی اس کی ذمہ داری ہے، لہٰذا وزارت کو اپنا ایک ترجمان رسالہ جاری کرنا چاہیے، جو سہ ماہی یا ششماہی ہو، ایک شمارہ میں سیرت کے مقالات شائع کردیئے جائیں دوسرے میں حج اور اس کی افادیت، طریقہ کار وغیرہ پر اہل علم سے مقالات لکھوا کر شائع کر کے ہر حاجی کو مفت دیا جائے۔
- سیرت کانفرنس کی ۱۲ ربیع الاول کا "پہلا سیشن" جس میں صدر یا وزیر اعظم مہمان خصوصی ہوتے ہیں اسے "قومی اسمبلی ہال" میں رکھا جائے تاکہ یہ پروگرام شایان شان طریقہ سے منعقد ہو اور وزارت کے اخراجات میں بچت ہو۔
- آج سے تقریباً پندرہ سال قبل سیرت ایوارڈ کے لئے منتخب کئے جانے والے مقالہ نگاروں کو اول انعام پانچ ہزار، دوسرا انعام چار ہزار اور تیسرا انعام تین ہزار دینا قرار پایا تھا، اب تیسرا انعام ختم کردیا گیا ہے جب کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود انعامات کی رقم میں کوئی اضافہ نہیں کیا

گیا ہے، حالانکہ اتنی رقم تو مقالہ کی کمپوزنگ، فوٹو اسٹیٹ، ڈاک پر خرچ ہو جاتی ہے۔

❁ یہ کتنی عجیب بات ہے مادر ملت پر لکھنے والے کو پہلا انعام پندرہ ہزار، دوسرا انعام دس ہزار، تیسرا انعام سات ہزار دیا جائے اور آٹھ خصوصی انعامات پانچ ہزار کے دیئے جائیں، اسی طرح پاکستان پر مقابلہ مصوری میں پہلا انعام پندرہ ہزار، دوسرا انعام دس ہزار، تیسرا انعام سات ہزار، آٹھ خصوصی انعامات، پانچ پانچ ہزار کے اس کے علاوہ مقرر کئے گئے ہیں۔

اسی طرح علامہ اقبال پر اور منشیات پر مقالہ نگاروں کے لئے پندرہ تا پچیس ہزار کی رقم کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں، ملکی شخصیات و موضوعات پر لکھنے والوں کی یہ قدر دانی اور محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ پر لکھنے والوں کی یہ ناقدری اور ثانوی درجہ کا سلوک انتہائی افسوس ناک ہے۔

لہٰذا سیرت نگاری پر پہلا انعام بیس ہزار روپے دوسرا پندرہ ہزار روپے، تیسرا دس ہزار روپے مقرر کیا جائے۔

اگر وزارت مذہبی امور انعامات کی رقم دینے کی متحمل نہیں ہے تو للہ درخواست کی جاتی ہے کہ پانچ ہزار چار ہزار رقم بھی ختم کردی جائے تا کہ سیرت ایوارڈ، سیرت نگار، سیرت کانفرنس کا تقدس پامال ہونے سے محفوظ رہے۔

ایوارڈ یافتگان کو صرف سند اور ایوارڈ دے دیا جائے جو لوگ سال میں صرف ایک مقالہ ایوارڈ و رقم کے حصول کے لئے لکھتے ہوں گے انہیں یقیناً تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ لکھنا بھی چھوڑ دیں، لیکن کم از کم سیرت النبی ﷺ کا تقدس تو قائم رہے گا۔

❁ پچھلے پانچ سالوں سے ایوارڈ یافتہ مقالات کا خلاصہ مقالہ نگاروں کو پیش کرنے کا موقع فراہم نہیں کیا جارہا، جو کہ مقالہ نگاروں کی حق تلفی ہے۔

لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ خطیبوں کی تعداد چاروں صوبوں سے فقط چار رکھی جائے، دوسرا اسیشن مقالہ نگاروں کے لئے مختص کیا جائے۔

بیشتر ایگزامنر اسلام آباد سے رکھے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک ایک فرد کو مختلف کیٹگری میں متعدد جگہ ایگزامنر بنایا جاتا ہے۔ بعض ایگزامنر وزارت کے ذمہ داروں کے دباؤ میں آکر پچھلے سالوں میں من پسند فیصلے دیتے رہے ہیں۔ اُمید ہے ان گذارشات پر توجہ دی جائیگی۔